مرثیہ: ۱۷

درحال حضرت امام حسین علیہ السّلام

مطلع

بِن بیاہے جَواں بیٹے کا ماتَم ہے حَرَم میں

تعدادِ بند: ۱۰۷

www.emarsiya.com

۱
بن بیاہے جواں بیٹے کا ماتم ہے حرم میں محشر کا سماں حشر کا عالم ہے حرم میں
غم سے کوئی بے جاں کوئی بے دم ہے حرم میں نوحہ کسی بی بی کا یہ پیہم ہے حرم میں
ہے ہے مجھے کیا چرخ نے لوٹا ہے سفر میں
آتی ہے قیامت پہ قیامت مرے گھر میں

۲
اس غم سے ابھی ہوش بجا تھے نہ کسی کے جو ماتمِ اصغر ہوا کنبے میں نبیؐ کے
مارے گئے سب نورِ نظرِ حق کے ولی کے اندھیر ہوا گھر میں حسینؑ ابنِ علیؑ کے
ہر سُو نہ وہ رونق نہ وہ بستی نظر آئی
غربت درِ دولت پہ برستی نظر آئی

۳
وہ چھاؤنی ویران وہ اُجڑا ہوا دربار وہ عالمِ تنہائی وہ بگڑی ہوئی سرکار
لشکر نے کیا کوچ اکیلا ہوا سردار جنگل میں چُھٹا قافلے سے قافلہ سالار
کہتے تھے کہ ہے کون دمِ یاس ہمارا
کچھ بھی نہ کیا ساتھیوں نے پاس ہمارا

۴
وہ بے کسی و یاس وہ تنہائی کا صدمہ بچھڑے ہوئے لشکر کا الم بھائی کا صدمہ
وہ اکبرِ ناشاد کی رعنائی کا صدمہ سب گھر سے فزوں فاطمہؑ کی جائی کا صدمہ
سو داغ ہیں اِک دل پہ ولی ابنِ ولی کے
غم ٹوٹ پڑا گھر پہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے

۵
بانو کا وہ رو کر علیؑ اصغر کو بلانا بیبوں میں وہ رخصت کے لئے شاہ کا آنا
روتے ہوئے بچوں کو وہ چھاتی سے لگانا خواہر سے وہ ملنا وہ تڑپ کر یہ سنانا
اصغر بھی زمانے سے سفر کر گئے زینبؑ
کیا قہر ہے اس پر بھی نہ ہم مر گئے زینبؑ

www.emarsiya.com

٦

لو روو نہ اب بھائی کی اولاد کو پالو ماں باپ کی اُجڑی ہوئی سرکار سنبھالو
سب غم تو سہے اور بھی اِک داغ اُٹھالو اوروں کو بچایا ہو تو ہم کو بھی بچالو
موت اُن کی نہ ٹالی گئی جو راحتِ جاں تھے
٧ ہم پھر بھی مُسن ہیں علیؑ اکبرؑ تو جواں تھے

رو کر کہا زینبؑ نے کہ ہاں سچ ہے برادر جب آئی جوانی تو دغا دے گئے اکبرؑ
پر اُن کے تو مرنے سے پھری میں نہ کھلے سر جب آپ نہ ہوں گے تو چھنے گی مری چادر
غم آپ کا دشوار ہے اکبرؑ کے الم سے
٨ صدقے گئی پردہ ہے مرا آپ کے دم سے

حضرت نے کہا موت سے چارہ نہیں خواہر مرنا ہے بہن اور تمھیں پھرنا ہے کھُلے سر
لازم ہے مگر صبر کہ صابر کی ہو دُختر اللہ کے سائے سے زیادہ نہیں چادر
دامن میں سُلایا ہے سدا خیرِ نساؑ نے
٩ بخشی ہے تمھیں چادرِ تطہیر خدا نے

جانے دو مری وعدہ وفائی کا یہ دن ہے بے کس کے تن و سر کی جُدائی کا یہ دن ہے
اے بنتِ علیؑ عقدہ کشائی کا یہ دن ہے دوزخ سے محبوں کی رہائی کا یہ دن ہے
ہو اُن پہ مصیبت یہ گوارا نہیں ہم کو
١٠ امت سے زیادہ کوئی پیارا نہیں ہم کو

چُپ رہ گئی یہ سُن کے یداللہ کی جائی اتنا تو کہا منہ سے کہ ہے ہے مرے بھائی
اُٹھے صفِ ماتم سے شہِ کرب و بلائی بانوئے حزیں سامنے روتی ہوئی آئی
کچھ ہوش تن و سر کا نہیں جوشِ تعب میں
بچے کئی روتے ہوئے آتے ہیں عقب میں

www.emarsiya.com

11

باقرؔ کا نہ دھیان اور نہ سکینہؑ پہ نظر ہے   کُبریٰ کی خبر ہے نہ رقیہؑ کی خبر ہے
کہنے میں زباں اور نہ قابو میں جگر ہے   کہتی ہیں کہ لوگو مرا سرتاج کدھر ہے
ہے صبح سے آنکھ اور میں پہچان گئی ہوں
اُٹھیں گے مرا تخت یہ میں جان گئی ہوں ۱۲

حضرت نے کہا سامنے ہیں ہم اِدھر آؤ   مرجائیں گے معصوم نہ یہ حال بناؤ
گر جائے گا باقرؔ اِسے گودی میں اُٹھاؤ   سہمی ہے سکینہؑ اِسے چھاتی سے لگاؤ
کبریٰ کو سنبھالو کہ وہ بیتاب و حزیں ہے
عابدؑ کی خبر لو کہ اُسے ہوش نہیں ہے ۱۳

وہ بولیں کہ اے فاطمہؑ کی گود کے پالے   دل جس سے سنبھلتا نہیں گھر کیا وہ سنبھالے
بےخود نہ ہوں کیونکر کہ ابھی زخم ہیں آلے   فرمایئے لونڈی کو کیا، کس کے حوالے
عباسؑ کو یا اکبرؑ ذیجاہ کو سونپا
رو کر کہا حضرت نے کہ اللہ کو سونپا ۱۴

یہ کہہ کہ صغیروں کو قریب اپنے بلایا   ایک ایک کا منہ چوم کے چھاتی سے لگایا
روٹھیں تھیں سکینہؑ اُنہیں مشکل سے منایا   کہتی تھیں کہ بابا مجھے پانی نہ پلایا
ہے ہے میں کئی دن سے گرفتارِ بلا ہوں
عمو نے بھی کی دیر میں اُن سے بھی خفا ہوں ۱۵

حضرت نے کہا میں ترے قربان سکینہؑ   روٹھو نہ پدر سے مری نادان سکینہؑ
بی بی کی یتیمی کا ہے سامان سکینہؑ   ضد کر کے نہ اب روئیو اے جان سکینہؑ
مجبوری سے اس وقت میں منہ موڑتے ہیں ہم
ایسا ہی سبب ہے کہ تمھیں چھوڑتے ہیں ہم

www.emarsiya.com

۱۶

بچی نے لپٹ کر کہا یا سیدِ ابرار کیا شے ہے یتیمی مجھے کیا اس سے سروکار
میں آپ سے پانی کی بھی طالب نہیں زنہار من جاؤں گی آنے کا اگر کیجئے اقرار
اچھا میں یتیمی پہ نہ جاں کھوؤں گی بابا
جلدی نہ پھرو گے تو بہت روؤں گی بابا ۱۷

فرمایا کہ فوجوں سے اماں پا نہ سکیں گے رونا تو یہی ہے کہ ہم اب آ نہ سکیں گے
سینے پہ سُلا کے تمھیں بہلا نہ سکیں گے ہم اپنی خبر بھی کبھی پہنچا نہ سکیں گے
ہرگز مِری فرقت کا نہ غم کیجیو بیٹی
موتی کوئی مانگے گا تو دے دیجیو بیٹی ۱۸

بولی مجھے بھاتی نہیں زیور کی بہاریں بہنوں کو ہے ارماں تو وہی تن پہ سواریں
مالک ہیں وہ گھُر کیں کہ طمانچے مجھے ماریں پر آپ یہ کہہ دیں مِرے بُندے نہ اتاریں
گھیرے ہوئے گو فوجِ غم و یاس رہے گی
بابا کی نشانی تو مِرے پاس رہے گی ۱۹

فرمایا کہ ناداں ہو ابھی کیا تمھیں سمجھائیں لو آؤ ذرا عابدؑ مضطر کو بھی دیکھ آئیں
اُن سے بھی یہ کہہ دیں کہ مصیبت سے نہ گھبرائیں پوتے ہیں علیؑ کے نہ کہیں غیظ میں آجائیں
بے جُرم ہو تعذیر تو حُرمت نہیں جاتی
اللہ کی بخشی ہوئی عزت نہیں جاتی ۲۰

یہ کہتے ہوئے آئے جو عابدؑ کے سرہانے جُھک جُھک کے پکارا اُنھیں شاہِ شہدا نے
سہلائے کبھی پاؤں ہلائے کبھی شانے یہ غش تھا کہ کھولی نہ پلک زینِ عبؑا نے
بولے شہِؑ ابرار خدا حافظ و ناصر
لو اے مِرے دلدار خدا حافظ و ناصر

www.emarsiya.com

۲۱
سُن کر یہ صدا چونک پڑے عابدؑ بیمار کی عرض کہاں جایئے گا اے شہِ ابرار
فرمایا کہ میداں کا ہے عزم اے مرے دلدار اب آپ سنبھالیں اسداللہ کی سرکار
کی عرض یہ خدمت نہ مجھے دیجئے بابا
ہم شکلِ پیمبرؐ کو وصی کیجئے بابا

۲۲
بیمار ہوں میں مجھ سے نہ یہ بار اُٹھے گا تکیے سے مرا سر بھی نہ زنہار اُٹھے گا
اب بسترِ غم سے نہ یہ ناچار اُٹھے گا اغلب ہے کہ دُنیا سے یہ بیمار اُٹھے گا
مایوس ہے سب گھر کہ مجھے صبر کیا ہے
کنبے نے عیادت سے بھی منہ پھیر لیا ہے

۲۳
بالیں پہ ابھی بیبیاں سب پیٹتی تھیں سر ہوش آتے ہی چپ ہوگئی ہیں اے شہِ صفدر
رہتے تھے ہر اِک دم مرے پہلو میں برادر پر آج سحر سے نہیں آئے علیؑ اکبرؑ
عموں بھی ہیں ناراض کہ مایوس ہوئے ہیں
کیوں آئیں سکینہؑ سے وہ مانوس ہوئے ہیں

۲۴
فرمایا کہ اے لختِ جگر تم کو خبر کیا سب نے کیا ہستی سے سفر تم کو خبر کیا
تم غش میں رہے مٹ گیا گھر تم کو خبر کیا ہم لُٹ گئے اے نورِ نظر تم کو خبر کیا
مدت ہوئی کوثر کے کنارے گئے اکبرؑ
کون آئے عیادت کو کہ مارے گئے اکبرؑ

۲۵
کام آئے عزیز و رفقا کوئی نہیں اب اے لال زمانے میں مرا کوئی نہیں اب
نصرت کو بجز ذاتِ خدا کوئی نہیں اب مرنے کے لئے میرے سوا کوئی نہیں اب
بچنے کا نہیں سخت مصیبت میں گھرا ہوں
اصغرؑ کا بھی لاشہ ابھی دفنا کے پھرا ہوں

www.emarsiya.com

۲۶

کی عرض کہ فدوی کو بھی مرنے کی رضا دو بابا مجھے بچھڑے ہوئے پیاروں سے ملادو
دم تن سے نکلنے کو ہے مرتا ہوں جلادو اے رشکِ مسیحا لبِ جاں بخش ہلادو
بعد آپ کے بیمار مرض سے جو مرے گا
۲۷ غُربت میں مرا دفن و کفن کون کرے گا

فرمایا وہ ہم ہیں جسے تُربت نہ ملے گی بیٹا تمھیں دفنانے کی مہلت نہ ملے گی
مانگو نہ رضا تم تمھیں رخصت نہ ملے گی لو باپ سے مل لو کہ یہ ساعت نہ ملے گی
یہ دُکھ کسی مقتولِ ستم سے بھی نہ اُٹھا
۲۸ وہ بار اُٹھانا ہے جو ہم سے بھی نہ اُٹھا

تم آدمِ اولادِ پیمبرؐ ہو میں قرباں تم یوسفؑ و یعقوبؑ کے ہم سر ہو میں قرباں
تم حضرتِ ایوبؑ سے بڑھ کر ہو میں قرباں اب تو تمھیں اِن رانڈوں کے سر پر ہو میں قرباں
غم جھیلیو کٹ جائے جو حلقوم ہمارا
۲۹ قیدی ہے لقب آپ کا مظلوم ہمارا

فرما کے یہ روتے ہوئے خم ہو گئے حضرت سب کان میں فرمادئے اسرارِ امامت
پھر اور بھی بدتر ہوئی بیمار کی حالت سوزِ تپِ فرقت سے بڑھی اور حرارت
یہ غم کا ہوا جوش کہ غش کر گئے سجادؑ
۳۰ بانو نے یہ سمجھا کہ ابھی مر گئے سجادؑ

تب بالی سکینہؑ سے یہ بولے شہِؑ صابر لو اے مری نادان خدا حافظ و ناصر
یہ کہہ کے چلا گھر سے مدینے کا مسافر آئی یہ ندا دائی بھی خدمت کو ہے حاضر
واری گئی میں بھی سوئے جنگاہ چلوں گی
سر پیٹتی رہوار کے ہمراہ چلوں گی

www.emarsiya.com

۳۱

باہر ہوا ڈیوڑھی سے قدم سبطِ نبیؐ کا　　یا گھر سے برآمد ہوا تابوت علیؑ کا
ماتم میں کسی کو بھی نہ تھا ہوش کسی کا　　کہتی تھی کوئی کوچ ہے دنیا سے اخی کا
کہتی تھی کوئی کس کو پکاروں گی سفر میں
۳۲ ہے ہے مرے بابا نہ پھر اب آئیں گے گھر میں

کہرام تھا شہزادیاں آفت میں پڑی تھیں　　زینبؑ کی نگاہیں سوئے شبیرؑ لڑی تھیں
سو تیروں کی نوکیں دلِ مضطر میں گڑی تھیں　　زہراؑ کی کنیزیں درِ دولت پہ کھڑی تھیں
چلائیں کہ شمشیر و سناں کھانے نہ دیں گے
۳۳ بی بی کے خوزادے تمھیں ہم جانے نہ دیں گے

جب حشر میں فرمائیں گی بی بی یہ ہماری　　اے لونڈیوں بے ہوش تھی زینبؑ مری پیاری
تم نے بھی نہ روکی مرے بچے کی سواری　　فرمایا یہی حکم ہے بی بی کا تمھاری
اُمت انہیں پیاری ہے شہِ کون و مکاں کی
۳۴ محضر پہ مرے مہر ہے خاتونِ جناں کی

یہ سن کے گری پاؤں پہ فضّہ جگر افگار　　کی عرض کہ مرجاؤں گی اے سیدِ ابرار
پالا ہے تمھیں اے پسرِ حیدرِ کرّارؑ　　سنتی ہوں کہ سر ننگے پھرائیں گے ستمگار
واللہ کہ سر پیٹ کے ناقے سے گروں گی
۳۵ زہراؑ کی میں لونڈی ہوں نہ سر ننگے پھروں گی

فرمایا کہ زینبؑ پہ ستم ہوئیں گے کیا کیا　　سر ننگے ہو جب ثانئ زہراؑ تو گلہ کیا
کیا جانیے سر کھلنے میں ہے رازِ خدا کیا　　جب سایۂ معبود ہو سر پر تو ردا کیا
کلفت سے نہ ذلّت سے حذر چاہئے فضّہ
ستار کی رحمت پہ نظر چاہئے فضّہ

www.emarsiya.com

۳۶

یہ کہہ کے کنیزوں کو تو خیمے میں بٹھایا   اور جلد قدم جانبِ رہوار بڑھایا
چڑھنے جو لگا حیدرِ کرّارؑ کا جایا   ہٹ کر فرسِ خاص نے گردن کو ہلایا
شہؑ بولے کہ ہم سا کوئی مجبور نہیں ہے
۳۷ کیا تجھ کو بھی نصرت مِری منظور نہیں ہے

تازی نے یہ کی عرض کہ میں آپ کے قرباں   خدمت سے مجھے عُذر ہو اے فخرِ سلیماں
راحت کا میں خواہاں نہیں عزت کا ہوں خواہاں   کیا عرض کروں دل میں قیامت کا ہے ارماں
واقف ہوں کہ محشر میں حشم پائیں گے مولاؑ
۳۸ امت کی شفاعت کے لئے آئیں گے مولاؑ

اس شان سے واں جائیں گے آپ اے شہِ صفدر   آگے علمِ سبز لئے شہ کے برادر
پہلو میں سناں کھائے ہوئے حضرت اکبرؑ   اِک ہاتھ میں سر ایک میں لاشِ علیؑ اصغر
سب ہوں گے پہ غم سے نہ کوئی ہوش میں ہوگا
۳۹ اِک بھائی کا ننھا پسر آغوش میں ہوگا

ہمراہ سواری کے سب انصار بھی ہوں گے   سب آپ کے خدّام بھی زوّار بھی ہوں گے
مدّاح بھی ذاکر بھی عزادار بھی ہوں گے   لپٹے ہوئے دامن سے گناہ گار بھی ہوں گے
فرماؤ کہ فدوی کو بھی ممتاز کروگے
۴۰ اُس دن بھی سواری سے سرافراز کروگے

رو کر کہا سرورؑ نے کہ اے میرے ہواخواہ   تو نے مِرے ہمراہ اُٹھائے غمِ جانکاہ
دانے کا تو کیا ذکر کہ پانی نہ ملا آہ   گھوڑے ترا ممنون ہے فرزندِ یداللہ
شرم آتی ہے تجھ سے پسرِ عقدہ کشا کو
محشر میں ترے زخم دکھاؤں گا خدا کو

www.emarsiya.com

۴۱

یہ سُنتے ہی اُڑنے کو فرس ہوگیا تیار		اس شان سے اسوار ہوئے سیدِ ابرارؑ
اِک دھوم ہوئی رن پہ چڑھے حیدرِ کرّارؑ		لی باگ جو تن کر تو چھلاوہ ہوا رہوار
غُل تھا کہ سوئے ملکِ بقا لے کے چلا ہے
۴۲ سبزہ نہ کہو خضرِ بیابانِ وفا ہے

تازی وہ ادائیں وہ روانی کا قرینہ		کُنڈے سے وہ گھونگٹ میں پری زاد حسینہ
وہ سُم وہ کنوتی وہ پس و پیش وہ سینہ		سانچے کے ڈھلے بند انگوٹھی پہ نگینہ
خورشید بھی حیرت میں دمِ جلوہ گری تھا
۴۳ خود فخرِ سلیماں تھے تو گھوڑا بھی پری تھا

وہ شان وہ شوکت وہ شکوہِ شہِ عالی		وہ زُلفِ رسا حور کا دل پھانسنے والی
وہ سبزۂ خط وہ لبِ جاں بخش کی لالی		وہ چاند سے رُخسار وہ ابروئے ہلالی
آئینۂ خورشید ہے یا طور کی صورت
۴۴ قرآن بھی سکتے میں ہے وہ نور کی صورت

بینی کے الف کا ہے یہ مردُم سے اشارہ		ہاں واجبِ عینی ہے اِن آنکھوں کا نظارا
کیا اوج پہ ہے احمدِ مرسلؐ کا ستارا		وہ شکل خدا نے جسے ہاتھوں سے سنوارا
بے مثل بنایا جو یہ رُخ ربِّ ہدا نے
۴۵ خود آنکھ کے پردے میں کیا صاد خدا نے

وہ ریش سے اظہارِ سپیدی و سیاہی		ظاہر میں سب اسرارِ سپیدی و سیاہی
پیہم ہے یہ گفتارِ سپیدی و سیاہی		شبیرؑ ہیں مختارِ سپیدی و سیاہی
باقی تھی سیاہی جو خطِ شاہِ اُمم میں
پیری تھی سیہ پوش جوانی کے الم میں

www.emarsiya.com

۴۶

وصفِ لبِ شیریں کا مزا کیا کوئی جانے　　خود پیار سے چوما ہو جنھیں خیرِ نسا نے
کیا لطف کہا گر لبِ عیسیٰؑ شعرا نے　　منہ اُن کو لگایا نہیں محبوبِؐ خدا نے

اُس دم لبِ شیریں کی حلاوت کا بیاں ہو
۴۷ جب آپ کا منہ احمدِؐ مُرسل کی زباں ہو

لشکر کے قریں جاکے تھمے سیدِ ابرار　　رہوار پہ جھومے صفتِ حیدرِ کرّارؑ
نعرہ جو کیا گونج گیا عرصۂ پیکار　　فرمایا کہ آ سامنے او خولیٔ مکّار

ناری ترا حاکم ہے کدھر، آئے تو رن میں
۴۸ وہ سعد کا منحوس پسر آئے تو رن میں

وہ یہ نہ سمجھ لے کہ حراست میں ہے شبّیرؑ　　اللہ و پیمبرؐ کی حمایت میں ہے شبّیرؑ
کچھ فکر نہیں لاکھ مصیبت میں ہے شبّیرؑ　　یکتائے جہاں آج شجاعت میں ہے شبّیرؑ

حیدرؑ کے گھرانے کی شجاعت نہیں جاتی
۴۹ بھوکے جو رہیں شیر تو جرات نہیں جاتی

جس روز ملا تھا علمِ فوجِ پیمبرؐ　　بھوکے تھے کئی دن سے جنابِ شہِ صفدر
اس ضعف پہ کس طرح اُٹھایا درِ خیبر　　ہاتھوں پہ سنبھالے رہے، اُترا کیا لشکر

یوں ہاتھ پہ در صاحبِ دُلدل نے اُٹھایا
۵۰ جس طرح کوئی گُل کسی بلبل نے اُٹھایا

تا حشر اگر کھائے گا چکر فلکِ پیر　　پائے گا نہ عالم میں کوئی ثانیٔ شبّیرؑ
آیا ہے ہمارے ہی لئے آیۂ تطہیر　　قبضے میں ہے وہ چرخ سے اُتری ہوئی شمشیر

جو ناموروں کی سپروں سے نہیں رُکتی
بگڑے تو فرشتوں کے پروں سے نہیں رُکتی

www.emarsiya.com

۵۱
کیا چیز نہیں فاطمہؑ کے ماہ کے گھر میں یہ فیض یہ ہمت ہے کسی شاہ کے گھر میں
قدر اپنی ہوئی احمدِ ذیجاہ کے گھر میں ہم وہ ہیں کہ پیدا ہوئے اللہ کے گھر میں
خالق کا وہ گھر کہئے کہ خالق کے ولی کا
جو نام خُدا کا ہے وہی نام علیؑ کا

۵۲
بندوں میں کوئی رانجِ احکامِ خدا ہے جز حیدرؑ صفدر کوئی ضرغامِ خدا ہے
کوئی بھی ولی صاحبِ صمصامِ خدا ہے لاکھوں ہیں نبی پر کوئی ہمنامِ خدا ہے
اس پر بھی یہ کہتے ہیں کہ اِک راہنما ہیں
غالی کے پیمبر نہ نصیری کے خدا ہیں

۵۳
یہ کلمۂ حق کہہ نہ چکے تھے شہِ دلگیر جو بجنے لگے طبل، بڑھی فوج، چلے تیر
مُڑ کر شہِ والا نے بھی لی میان سے شمشیر سوئے صفِ بے پیر چلے شیر سے شبّیرؑ
روحوں میں ہوا غُل تنِ اعدا میں نہ ٹھہرو
سر پاؤں پہ گرتے تھے کہ دنیا میں نہ ٹھہرو

۵۴
بجلی سی گری کوند کے تلوار سروں پر رکھتے ہی رہے ہاتھ سیہ کار سروں پر
سائے سے بلا آگئی دو چار سروں پر پانی کی طرح پھر گئی تلوار سروں پر
غُل تھا کہ چلی دل میں پئے جلوہ گری اب
شیشے میں دھواں بن کے اُترتی ہے پری اب

۵۵
دم بھر بھی نہ ٹھری کہیں خونخواروں میں تلوار گہہ تیر سی جاتی تھی کماں داروں میں تلوار
گہہ ناز سے چلتی تھی طرح داروں میں تلوار معشوقوں میں معشوق تھی تلواروں میں تلوار
وہ آن کہ دم لینے کو اِک آن نہ مانے
جاں لے کے بھی ٹھہری رہے احسان نہ مانے

www.emarsiya.com

۵۶

بے مثل تھی سب آئینہ رخساروں میں تلوار یوسفؑ سے نہ کچھ کم تھی طرح داروں میں تلوار
یوں بن کے چلی فوج کے بازاروں میں تلوار نزدیک تھا چل جائے خریداروں میں تلوار
تیور میں نہ بل تھے نہ کجی تھی نظروں میں
لوٹا سرِ بازار جو سودا تھا سروں میں

۵۷

بجلی سی چمکتی تھی سیہ کاروں میں تلوار جانوں کی خریدار تھی بازاروں میں تلوار
چودہ طبقے کاٹتی دو واروں میں تلوار مردوں میں علیؑ فرد تھے تلواروں میں تلوار
جب تولتے تھے اِس کو علیؑ فوجِ گراں پر
لاسیف کی سیفی تھی فرشتوں کی زباں پر

۵۸

اُس تیغ کی دہشت سے صفیں تھیں تہہ و بالا پُرزے کیا ہر بار رسالے کا رسالہ
ناوک کہیں ترشا ہوا دیکھا کہیں بھالا تیغوں نے بھی منہ اپنا گریبانوں میں ڈالا
تیغوں کے پھلوں کے یہ مزے لوٹ رہی تھی
صدمے سے کمانوں کی کمر ٹوٹ رہی تھی

۵۹

صاف اُس پہ کیا ہاتھ جو چار آئینہ دیکھا یہ فتح کا بے جُرم و غبار آئینہ دیکھا
خود موت نے بھی کر کے سنگھار آئینہ دیکھا بگڑی ہی رہی شکل ہزار آئینہ دیکھا
کیسی ہی بنی موت، نہ حُسن آیا ذری بھی
اس کی ہے وہ صورت، کہ بھڑک جائے پری بھی

۶۰

وہ ناز وہ انداز وہ چم خم وہ لچک چال پھیرے جو ہزاروں پہ چھری آنکھ وہ قتال
جوہر سے وہ رخسار پہ بکھرائے ہوئے بال رنگیں وہ دہن دیکھ کے ہو جائے زباں لال
تھا شور کہ لاکھا جو جمایا ہے لہو کا
بیڑا یہ اُٹھائے ہوئے ہے خونِ عدو کا

www.emarsiya.com

٦١

جُھک جائے مہِ نو کا بھی سر جس سے خم ایسا　　دم لے نہ ہزاروں کا لہو پی کے دم ایسا
دُشمن سے بھی جُھک جائیں نگاہیں کرم ایسا　　دیکھا کسی معشوق میں انداز کم ایسا

اس شرم سے کفار کی جانوں پہ بنی ہے
٦٢ حیدرؓ سے بھی گھونگھٹ نہیں اُٹھا وہ بنی ہے

کیا اوج پہ تھا تیغِ حسینی کا ستارا　　مثلِ مہِ نو خلق تھی مشتاقِ نظارا
اِک قہر تھا ابروئے ہلالی کا اشارا　　قرباں ہوئی جاتی تھی سپاہِ ستم آرا

کہتے تھے کہ جرمانے میں دل نذر میں سر لے
٦٣ ہاں بدر کی باقی سپہ شام سے بھر لے

اس غول میں دکھلائی روانی پلٹ آئی　　اُس صف پہ گئی پھیر کے پانی پلٹ آئی
یوں دارِ بقا سے سوئے فانی پلٹ آئی　　غُل تھا کہ زُلیخا کی جوانی پلٹ آئی

عالم کی نظر میں کوئی دلدار نہ ٹھہرا
٦٤ یوسف کا بھی سودا سرِ بازار نہ ٹھہرا

خوں پینے میں دم بھی جو نہ لیتی تھی وہ تلوار　　رہوارِ نبیؐ سے بھی زبانی ہوئی تکرار
تازی نے کہا اُف ری تری تیزیِ رفتار　　لاشے بھی کچلنے نہیں دیتی مجھے زنہار

ادنیٰ نہ سمجھ خاصۂ اللہ ہوں میں بھی
٦٥ ہاں فخرِ سلیماں کا ہوا خواہ ہوں میں بھی

تلوار یہ کہتی تھی کہ چل تُو مرے ہمراہ　　میں بھی تو ہوں دل سوز اگر تُو ہے ہوا خواہ
پر مجھ سے بگڑ کر نہ بنے گی کبھی واللہ　　غصہ ہے غضب کا مجھے کیا تُو نہیں آگاہ

دیوؤں سے دبی ہوں نہ فرشتوں سے ڈری ہوں
سرتاجِ سلیماں کی نظر ہے وہ پری ہوں

www.emarsiya.com

٦٦

لوہے نے مرے کاٹا ہے فولاد کو اکثر   وہ ضرب ہے سنگین ترخ جاتے ہیں پتھر
جن چیز ہیں کیا توڑ دیئے دیووں کے بھی سر   انسانوں کے سر کاٹتی ہوں اِن کے فقط پر
ڈر جاؤں گی کیوں اُن سے وہ ہیں ایسے کہاں کے
٦٧ میں بھی تو وہیں کی ہوں فرشتے ہیں جہاں کے

کشتی نہیں موجہ ہوں میں دریائے فنا کا   پانی مرا کردیتا ہے انسان کو ٹھنڈا
کوئی بھی سلامت نہ مرے گھاٹ سے اُترا   بیکار نہیں رکھتی ہوں قبضے میں یہ ڈورا
یوں دشمنوں کے لاشوں سے رن پاٹتی ہوں میں
٦٨ پھانسی یہ لگاتا ہے گلے کاٹتی ہوں میں

اے رخشِ نبیؐ تجھ سے ہے اونچا مِرا پایا   تُو خاک سے میں سیبِ بہشتی سے ہوں پیدا
ہم سر تُو مرا ہو ہی نہیں سکتا ہے اصلا   میں ہاتھ سے چلتی ہوں تُو ہے پاؤں سے چلتا
ہم دونوں میں گو ایک کے بھی پاس نہیں پر
٦٩ اِس پر بھی میں ہوں چرخ پر اور تُو ہے زمیں پر

وہ جھوم رہا تھا کہ نبی کی ہوں کرامت   دم بھرتی تھی یہ بھی کہ ہوں اعجازِ امامت
بولا وہ مِری چال سے برپا ہو قیامت   یہ بولی قیامت ہے مرا سایۂ قامت
بولا وہ مِرا وصف نہ قرآن میں آیا
٧٠ اِس نے کہا لاسیف تری شان میں آیا

تازی نے کہا مجھ پہ تو سایہ ہے ولی کا   بولی یہ مرے سر پہ بھی ہے ہاتھ سخی کا
بولا وہ کہ پایا ہے شرف دوشِ نبی کا   یہ بولی کہ رکھتی ہوں اثر نادِ علی کا
دشمن کو غضب، دوست کو رحمت کی نظر ہوں
اللہ کی تلوار محمدؐ کی سپر ہوں

www.emarsiya.com

۷۱

تازی تھا ہوا میں کہ میں طوفاں ہوں ہوا کا   یہ جوش پہ تھی گھاٹ ہے یہ بحرِ فنا کا
اُڑنے لگا تازی کہ فرشتہ ہوں قضا کا   کڑکی یہ کہ میں صاعقہ ہوں قہرِ خدا کا
گو رنج فرشتوں سے میں اصلا نہیں رکھتی
۷۲ پر کاٹنے کے وقت میں پروا نہیں رکھتی

لڑنے کو جو تھیں رخش کی آنکھیں دمِ پیکار   تھی کاکلِ جوہر بھی اُلجھ پڑنے کو تیار
چلتے ہوئے فقروں سے زباں بند تھی ہر بار   دانتوں کو مگر پیس کے وہ رہ گیا رہوار
مِل جُل کے پھر آپس میں یہ اقرار ہوا ہے
۷۳ تو شمر کا سر کاٹنے میں کچلوں تو مزا ہے

دم بھر بھی وہ شمشیرِ شرر بار نہ ٹھہری   فوجوں کو بھگا کر بھی دلِ آزار نہ ٹھہری
شہ نے کہا کیوں فوجِ سیہ کار نہ ٹھہری   یہ بھی کوئی مصری ہوئی تلوار نہ ٹھہری
کھائیں اسے میخوار یہ مقدور نہیں ہے
۷۴ لوہے کا یہ پھل ہے کوئی کافور نہیں ہے

نعرہ یہ کیا شہؑ نے رسالوں کو بھگا کر   ہاں او پسرِ سعدؔ ذرا دیکھ تو آ کر
سر اُن کے اُتارے، جنھیں لایا تھا چڑھا کر   پردے سے نکل؛ فوج چلی آنکھ چکا کر
اب کھول ذرا آنکھ؛ اجل آ گئی تیری
۷۵ ظالم ترے لشکر کو؛ نظر کھا گئی تیری

بھاگے ہیں نمودار جواں فوجِ ستم کے   دو ہاتھ بھی باغی نہ لڑے کھیت میں جم کے
ہے مرد تو آ سامنے اِس کشتۂ غم کے   خونخوار یہ سارے ہیں بھیڑے ترے دم کے
دم لیں تو کبھی صاحبِ شمشیر نہ کہنا
خوں پی کے نہ چھوڑیں تو ہمیں شیر نہ کہنا

www.emarsiya.com

۷۶

پھر شمر نے یہ سُن کے لعینوں کو بڑھایا　　پھر دشت میں چھایا ہوا بادل نظر آیا
شمشیرِ حسینؑ نے بھی طوفان اُٹھایا　　یہ سیل تھی، پیکِ قضا خوب نہایا
غافل نہ رہے قہر میں بھی لُطف کی خو سے
۷۷ اُمت کے گنہ دھودیے اعدا کے لہو سے

جنگل سے ہوا ہوگئے صحرائی و شہری　　مُردوں میں یہ غُل تھا کہ ملے گور بھی گہری
وہ آنچ تھی اُس کی کہ ہوئی دھوپ سنہری　　پانی وہ ٹھنک مہر کو آتی تھی پھریری
تھا طور کا غُل آتشِ فرقت سے ہے چین آج
۷۸ موسیٰ نے لگائی تھی بجھاتے ہیں حسینؑ آج

تھی پھر تو یہ فریاد دُہائی ہے نبیؐ کی　　کی تیغ نے بیداد دہائی ہے نبیؐ کی
آفت کی ہے روداد دُہائی ہے نبیؐ کی　　اُمت ہوئی برباد دہائی ہے نبیؐ کی
بس رحم کرو ثانیٔ جعفرؑ کا تصدق
۷۹ اکبرؑ کا تصدق علی اصغرؑ کا تصدق

یہ سُنتے ہی رحم آگیا اللہ ری طبیعت　　کاٹھی میں رکھی تیغ تو رونے لگے حضرت
فرمایا کہ اب تجھ سے بھی ہم ہوتے ہیں رخصت　　کاٹھی سے نکلنا نہ کبھی تا بہ قیامت
اب دشمنِ دیں حق کے مٹانے کو ٹلیں گے
۸۰ جوہر ترے مہدیؑ کے زمانے میں کھلیں گے

یہ کہتے تھے جو ٹوٹ پڑی فوج سب اِک بار　　بے رحموں کے نرغے میں گھرے سیدِ ابرار
جنگل کی وہ لُو پیاس میں تیروں کی وہ بوچھار　　مظلوم پہ چلنے لگی تلوار پہ تلوار
دم لینے کی مُہلت تھی نہ مغموم و حزیں کو
تھا شور کہ نیزوں پہ اُٹھا لو شہِ دیں کو

www.emarsiya.com

٨١

مجروح تھا دل بھی سر و سینہ بھی جبیں بھی   پوشاک بھی گلنار تھی سب دامنِ زیں بھی
بہہ بہہ کے جو گرتا تھا لہو تر تھی زمیں بھی   غربت یہ برستی تھی کہ روتے تھے لعیں بھی
بڑھتا تھا کبھی ضعف کبھی زورِ عطش تھا
٨٢ بچوں کی کبھی فکر کبھی عالمِ غش تھا

حربوں سے یہ کہتے تھے کہ حاضر یہ گلا ہے   اے تیر ترے گوشۂ دل میں مری جا ہے
تیغو یہ تمھارے ہی لئے خون بہا ہے   اے گرز جھکے سر پہ تو احسان ترا ہے
کیا لُطف سخاوت کی اگر دھوم نہ رہ جائے
٨٣ پیاسے کے لہو سے کوئی محروم نہ رہ جائے

یہ کہہ کے جو بے ہوش ہوئے دامنِ زیں پر   تیورا کے گرے سیدِ ابرار زمیں پر
اس پر بھی کیا رحم نہ مظلوم و حزیں پر   چلتے ہی رہے تیرِ ستم قبلۂ دیں پر
وقفہ کوئی دم شاہِ حجازی نے نہ پایا
٨٤ سجدے میں بھی آرام نمازی نے نہ پایا

لشکر سے بڑے ذبح کئی اہلِ شر آئے   دیکھا جو شہِ دیں کو تو منہ کو جگر آئے
دل ہل گئے تن کانپ گئے اشک بھر آئے   سر پیٹتے بالیں پہ پیمبرؐ نظر آئے
کہتے ہیں کہ دو روز کے پیاسے کو نہ مارو
٨٥ اے اُمّتیو میرے نواسے کو نہ مارو

پاس آ کے جو روتے ہوئے پلٹے کئی اشرار   حیران و مشوش ہوا تب حاکمِ مکّار
دل میں کہا ممکن نہیں قتلِ شہِ ابرار   آخر تو مسلمان ہیں ظاہر میں یہ کفّار
افسوس کہ اے دل تجھے دولت نہ ملے گی
صد حیف کہ اب رے کی حکومت نہ ملے گی

www.emarsiya.com

۸۶
نکلا تھا تجارت کو کوئی مردِ نصارا اس دشت میں لے آئی اجل اُس کو قضارا
مقتل کے نظارے سے ہوا دل جو دو پارا روتا ہوا آیا سوئے فوجِ ستم آرا
خوش ہوگیا حاکم کہ یہ سر لائے گا بے شک
ترسا ہے مسلماں کو یہ ترسائے گا بے شک

۸۷
اُس کو پسرِ سعد نے دے کر طمعِ زر بھیجا پئے قتلِ پسر ساقیِ کوثر
وہ مردِ فرنگی جو چلا کھینچ کے خنجر مریمؑ سے کہا فاطمہؑ زہرا نے تڑپ کر
فرمایئے کیا آپ کی نیت میں ہے بی بی
سمجھا دو کہ عیسیٰؑ کی یہ اُمت میں ہے بی بی

۸۸
مریمؑ نے کہا ضبط کا یارا نہیں بی بی داغ آپ کے بچے کا گوارا نہیں بی بی
عیسیٰؑ بھی تو اس سے مجھے پیارا نہیں بی بی کیا کیجئے تقدیر سے چارا نہیں بی بی
اس غم سے فلک پر بھی نہ خواب آئے گا ہے ہے
عیسیٰؑ کو محمدؐ سے حجاب آئے گا ہے ہے

۸۹
یاں شہ کے قریب آ گیا وہ مردِ نصاریٰ قسمت سے ہوا رشکِ مسیحا کا نظارا
صورت کو جو دیکھا تو کیا دل نے اشارا یہ تو کوئی مظلوم ہے اللہ کا پیارا
تسبیح کو بھولا نہیں گو رنج و قلق ہے
واللہ کہ وہ فرقۂ باطل ہے یہ حق ہے

۹۰
اللہ رے اس ہادیِ جمہور کا جلوہ نظروں سے گرا ہے ملک و حور کا جلوہ
پھرتا ہے نظر میں شجرِ طور کا جلوہ موسیٰؑ نے بھی دیکھا تھا اسی نور کا جلوہ
دل جس سے ہو روشن وہ تجلّی و ضیا ہے
عیسیٰؑ کی طرح برقعہ انساں میں خدا ہے

www.emarsiya.com

۹۱

حضرت نے کہا حد سے نہ بڑھ عقل سے لے کام عیسیٰؑ پہ فقط تھا کرمِ خالقِ علّام
بندے تھے کہ طاعت میں رہے وہ سحر و شام حیرت سے وہ بولا کہ یہ کیونکر ہوا الہام
کیا آپ کو سمجھوں میں یہی سوچ رہا تھا
۹۲ بندے نے خدا تو ابھی منہ سے نہ کہا تھا

حضرت نے کہا مجھ کو سمجھ بندۂ احقر یہ اُس کی عطا ہے جو کیا خلق کا رہبر
کی عرض کہ کیوں آپ کا دشمن ہے یہ لشکر فرمایا ہدایت کا یہ ثمرہ ہے برادر
پوچھا کہ لڑے ہو حشم و جاہ کی خاطر
۹۳ رو کر کہا حضرت نے کہ اللہ کی خاطر

کی عرض کہ مقتل میں ہے اِک لاشۂ نوشاہ رو کر کہا بھائی وہ بھتیجا تھا مِرا آہ
اُس نے کہا اِس وقت میں کیوں اُس کا کیا بیاہ فرمایا یہ شادی بھی تھی خوشنودیِ اللہ
بھائی کی وصیت کو ادا میں نے کیا تھا
۹۴ بچّی مِری بیوہ ہو یہ قسمت میں لکھا تھا

کی عرض کہ ایک شیر کا لاشہ ہے لبِ جو ہاتھوں کو کٹائے ہوئے سوتا ہے وہ مہرو
رو کر کہا اے بھائی وہ تھا قوتِ بازو سوتا ہے لبِ نہر مِرا زینتِ پہلو
ہر چند کہ سب فوج مِری چھوٹ گئی ہے
۹۵ پر بھائی کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی ہے

کی عرض کہ لاشوں میں ہے اِک گیسوؤں والا فرمایا وہی تھا مِری آنکھوں کا اُجالا
اٹھارہ برس تک اُسے آغوش میں پالا بابا کو دغا دے گئے جب ہوش سنبھالا
ناشاد و پُر ارمان مِرا ماہِ لقا تھا
اے بھائی ابھی بیاہ بھی اُس کا نہ ہوا تھا

www.emarsiya.com

۹۶

کی عرض میں خیمے کی طرف ہو کے جو آیا   واں ایک ضعیفہ کو تڑپتا ہوا پایا
وہ خاک کے تودہ پہ جھکی اور یہ سنایا   اے قبر غضب کا مرے بچے کو ہلایا
امّاں کی بھی پروا نہ رہی کیا کیا تُو نے
کیسا مِرے معصوم کو بہلالیا تُونے ۹۷

فرمایا کہوں کیا کوئی اس ظلم کی حد ہے   وہ خاک کا تودہ مِرے بچے کی لحد ہے
کی عرض کہ حضرت انہیں کیوں آپ سے کد ہے   فرمایا شرارت ہے شقاوت ہے حسد ہے
اُس نے کہا لب خشک ہیں اور نہر قریں ہے
فرمایا کہ پانی مِری قسمت میں نہیں ہے ۹۸

کی عرض کہ تم کون ہو فرمایا مُسافر   نام اُس نے جو پوچھا تو کہا صابر و شاکر
پوچھا جو نسب اُس نے کہا طاہر و باہر   جد ہادیِ کونین پدر دین کے ناصر
پوچھا جو وطن شہ نے کہا اب تو یہیں ہے
پوچھا کوئی باقی ہے، کہا ایک حزیں ہے ۹۹

تب جوڑ کے ہاتھوں کو یہ بولا وہ نصارا   حضرت مجھے نام اپنا بتا دیجے خدارا
فرمایا مٹا نام و نشاں آج ہمارا   کی عرض میں دشمن نہیں شیدا ہوں تمھارا
فرمایا کہ ہاں ہم کو ترے دل کی خبر ہے
پہلے تری آنکھ اور تھی اب اور نظر ہے ۱۰۰

فرمایا کہ چمکا ہے ترا اخترِ تقدیر   جاگی تری قسمت کہ ملی خواب کی تعبیر
کچھ یاد بھی ہے حضرتِ عیسیٰؑ کی وہ تقریر   بخشے گا خدا آج تجھے خلد کی جاگیر
کی عرض پریشاں دلِ بیتاب تھا میرا
اے یوسفِ آفاق یہی خواب تھا میرا

www.emarsiya.com

١٠١

ماتھا مرا ٹھنکا ہے پریشان ہے حالت یہ آپ کی صورت یہ رسولوں کی کرامت
کیا چرخِ چہارم سے اُتر آئے ہو حضرت بولے کہاں عیسیٰؑ کہاں یہ رنج و مصیبت
کیا نام بتاؤں کہ غریب ازلی ہوں
١٠٢ میں بیکس و مظلوم حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں

بولا کہ وہی نہ جنہیں سب کہتے ہیں شبیرؑ انجیل میں حضرت کا یہی نام ہے تحریر
فرمایا کہ ہاں ہاں وہی بیکس ہے یہ دلگیر آخر اُسی شبیرؑ کو صدموں نے کیا پیر
گلزارِ جوانی فلکِ پیر نے لوٹا
١٠٣ شبیرؑ کا گھر فرقۂ بے پیر نے لوٹا

یہ سُن کے مسلماں ہوا اور مانگی اجازت کلمے ہی کے ہمراہ کیا ذکرِ شہادت
جاتا تھا جہنم کو ملی راہ میں جنّت سیدانیاں روئیں اُسے اللہ ری قسمت
جنت میں بھی صدمہ ہوا خاصانِ خدا کو
١٠٤ پُرسا دیا مریمؑ نے بتولؑ عُذرا کو

تب شمرِ ستمگار نے کی بے ادبی ہائے حضرت نے کبھی پاؤں سمیٹے کبھی پھیلائے
مانگا کبھی پانی کبھی تڑپے کبھی گھبرائے ڈیوڑھی پہ یہ کہتے ہوئے ناموسِ نبیؐ آئے
کیا رن میں ہَوا آج بُری چلتی ہے لوگو
١٠٥ پردیسی مسافر پہ چھری چلتی ہے لوگو

لو حشر ہوا چرخ پہ چھائی ہے سیاہی ہلتی ہے زمیں جوش پہ ہے قہرِ الٰہی
کیوں خلق میں ظاہر ہوئے آثارِ تباہی دیتی ہے شفق شہ کی شہادت پہ گواہی
اُمت کو دُعا دے کے قضا کر گئے شبیرؑ
خاتونِ جناں لُٹ گئیں لو مر گئے شبیرؑ

www.emarsiya.com

۱۰۶

لو بارگہِ احمدؐ مختار کو لوٹا گھر بار کو غارت کیا دربار کو لوٹا
گھر پھونک دیا عترتِ اطہار کو لوٹا مظلوم کی اُجڑی ہوئی سرکار کو لوٹا
شہ مر گئے محبوسِ بلا ہو گئی زینبؑ
سر کھول دو محتاجِ رِدا ہو گئی زینبؑ

۱۰۷

خاموش ہو اے بزمؔ بپا ہو گیا محشر اب شہ سے یہ کر عرض کہ اے دلبرِ حیدرؑ
بندے کو نہیں دعویِ مداحیِ سرور حضرت کا ثنا خواں ہے خدا اے شہِ صفدر
ذاکر ہی سمجھ کر مری امداد کو آؤ
کرتا ہوں میں فریاد مری داد کو آؤ

www.emarsiya.com